ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

الحمد للہ کہ درین ایام میمنت فرجام کتاب لاجواب موسوم بہ

گلدستۂ کرامات

در ذکر کرامات حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی

در مطبع احمدی دہلی طبع شد

مقام سدرۃ المنتہی میں نے ایک بارگاہ فلک پیگاہ دیکھی کہ بانوار لا تدرکہ الابصار از سماوات
پردہ ہای نوری سی بستہ تھی اور اوسکی اندر دو مرغ نہایت خوب صورت موجود تھی ایک تو سپید
کہ مانند حاجبان آستان بارگاہ والا پر استادہ اور دوسرا سبز کہ اندرون حریم بکمال محرمیت
آمادہ تھا اور وہ مرغ دمبدم پرواز کرتا تو عرش سی گذر جاتا اور پھر واپس آکر اپنی مقام اول
پر آرام پذیر ہو جاتا گویا بپیام رسان سوال و جواب جناب رب الارباب وہی مرغ سبز تھا میں نے
اجمال ہم نے بدرگاہ لایزال سوال کیا کہ الٰہی احوال ان دونو مرغ باکمال کا مجھپر ظاہر ہو تو
منجانب ہی انکی حال سی ماہر ہو کہ یہ دونو مرغ زیرک آپکی شجر شرافت پر آشیان پذیر ہیں مرغ
سپید تو ولی نامی وگرامی بایزید بسطامی اور مرغ سبز محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی
ہیں کہ دونو کا ظہور بہ نور تیری امت اور تیری اولاد سی ہوگا اور نیز کتاب حیوۃ الحیات
گلشن کرامت میں تحریر ہی کہ بابا ہم گل محبوب سبحانی قطب ربانی بی بی صاحبہ فاطمہ ثانیہ
والدہ ماجدہ غوث صمدانی ایکروز اپنی دولت خانہ کرامت نشانہ میں تشریف رکھتی تھیں
کہ ناگاہ ایک گدا سراپا التجائی حاضر دروازہ فیض اندازہ ہو کر سوال کیا چونکہ بحسب اتفاق
اوسوقت کوئی مرد حاضر کاشانہ فیض نشانہ نہ تھا اسواسطی بی بی صاحبہ نے چاہا کہ یہ سوالی
خالی نجائی لہذا خود آپنی برقعہ روی مبارک پر پہن کر اس سائل کو ما حضر سی پر کیا دقیق
اس حال سی سوالی از عقل خالی نے جانا کہ بی بی صاحبہ گہر میں تنہا ہیں اسلئی وہ لئیم ناصب
شیطان الرجیم باراہ بد پیچھی پیچھی بی بی صاحبہ کی ہو لیا جب بی بی صاحبہ صحن دولتخانہ
میں پہونچیں تو مرد بیگانہ صحن خانہ میں دیکھ کہ پہلے میں اور بجائی محفوظ بحفاظت حافظ حقیقی
روپوش ہو گئیں آتی میں کیا دیکھا کہ صحن خانہ سی ایک شیر خونخوار نمودار ہو گیا اور اوس شیر
دلیر نی ایک حملہ سی کام اوس بد انجام کا تمام کیا اور اوسکو داخل جہنم کر کر غائب ہوا جب تو ہم
اس حال سی کئی سال گذر گئی اور جناب پیر دستگیر صغیر و کبیر بعمر سات برس پہونچی تو ایکروز
بی بی صاحبہ نی کسی بات پر آنحضرت معدن برکت کو کچھ چشم نمائی فرمائی تو آنحضرت
متبسم ہو کر بولی کہ یا والدہ افسوس ہی کہ آپ ہماری حق امداد کو یاد نہ رکھا یہ تقریر کہ ایکبار
جناب پیر کی سنکر بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ ای لخت جگر کونسا حق امداد ہی کہ آپکی طرف سے

ہماری ذمہ پر بھی اوس وقت اپنی جواب دیا کہ جن دنون مین ہم اپکی بطن عظمت مین تہی اور وہ
سوالی آپکی بچپن بچہ یا گستاخانہ صحن خانہ تک چلا آیا تہا وہ ہم ہی تہی جس نی مشکل بشکل شیر
ہوکر کام اوس ناکام کا تمام کیا تہا اور نیز حضرت شیخ عمر حریفی رضی اللہ عنہ سی روایت ہی
کہ فرمایا آنحضرت شاہ ولایت نی کہ تا عرصہ پچیس سال ہم بحال تجرید و تفرید بیچ صحرا مین بعبادت
کبریا مصروف تہی اوسوقت لشکر شیاطین بیدین بہت کریہ شکلون سی مشکل ہو کر ہمارے
روبرو ظاہر ہوتا تہا اسواسطی کہ ہم خوف کہا کر حالت تجرید کو چہوڑ دین اور عبادت سی مونہہ
موڑین مگر امداد الٰہی شامل حال تہی اور ہاتف غیب سی ندا ہوتی تہی یا عبد القادر فقل
ثبتناك تثبيتا وايدناك تائيدا یہہ وسوسہ شیطانی ہی اور رحمانی تیرا رحمان ہے
وہ منصوب ہی اور تو محبوب ہی یہہ حکم سنکر ہم متوجہ شیاطین بیدین ہوتی تو شیطان تاب
دیکر بہاگ جاتا اور ایک ہاتہہ دست غیب سی نمودار ہوکر ایک تپانچہ دو لعین کی سر پر
پڑتا کہ وہ اوسکی صدمہ سی زمین دہس جاتا اور نیز شیخ ضیاء الدین ابو نصر رحمۃ
اللہ علیہ سی روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت مخزن کرامت نی کہ ایک رات ہم بذات بابرکات
خود تنہا میدان صحرا العبادت معبود مشغول تہی کہ ناگاہ ایک نور مانند شعلہ طور دور سے
نمودار ہوا ایسا کہ اوسکے ضیا ربی انتہا سے تمام بیابان مانند آفتاب عالمتاب روشن ہوگیا
اور اوس سی صدا ہوئی کہ یا عبد القادر انت محبوبی وانا ربك قبول کی ہمنی عبادت تیری
اور مہربان ہوا مین تجہپر ایسا کہ حلال کردین ہمنی تجہپر کل حرام چیزین یہہ بات سرا پا واہیات
سنکر ہم نی جواب دیا کہ ہمکو یقین ہی کہ تو ابلیس لعین ہی کیونکہ جناب محمد مصطفے علیہ الصلوۃ
الملك الاعلے پر احکام امر و نہی نافذ ہوئی بخلاف اوسکے اب ہم مستحق اصابت کے کب ہین
کہ کل حرام ہم پر حلال ہون بمجرد اس کلام کی وہ نور کافور ہو گیا اور آواز ہوئی کہ یا عبد القادر
تیری علم اور فقہ نی تجکو میری ہاتہہ سی چہڑایا ورنہ مین نی کئی ہزار اولیا ہی عالی وقار کو
یہہ نور دکہا کر ظلمات کفر مین ڈال دیا ہی اور نیز شیخ ابو سعید حریمی و شیخ
ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ سی روایت ہی کہ سال پانسو اکتیس ہجری مین ابو المظفر
تاجر بغدادی مرید سر دفتر زمرہ اوتاد شیخ حماد نی مال تجارت بقیمت سات سو دینار خرید کر کے